قومی نصاب ۲۳۔۲۰۲۲ء کے مطابق

ماڈل درسی کتاب

اُردو

جماعت نہم کے لیے

قومی نصاب کونسل

وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت حکومتِ پاکستان

نیشنل بُک فاؤنڈیشن

بطور

وفاقی ٹیکسٹ بُک بورڈ، اسلام آباد

©2024، نیشنل بک فاؤنڈیشن بطور وفاقی ٹیکسٹ بک بورڈ، اسلام آباد
جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب یا اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی شکل میں
نیشنل بک فاؤنڈیشن کی باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

ماڈل درسی کتاب: اُردو
جماعت نہم کے لیے

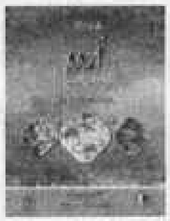

مؤلفین

پروفیسر امجد اقبال، ڈاکٹر شفقت علی جنجوعہ، ڈاکٹر فردوس کوثر، پروفیسر گل ناز، پروفیسر سلمیٰ اعوان، جاوید اقبال راجا

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی
ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل
وفاقی وزارت تعلیم و پیشہ وارانہ تربیت، حکومتِ پاکستان

آئی آر سی ممبران

حاکم خان، بحریہ کالج اسلام آباد، ڈاکٹر حمیرا صادق قریشی، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ / گیریژن) راولپنڈی، آصفہ ذاکر، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ / گیریژن) راولپنڈی، رضوانہ ناہید، وفاقی تعلیمی ادارہ جات (کینٹ / گیریژن) راولپنڈی، شاکرہ نسیم، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد، کنیز فاطمہ بخش، فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد، نسرین الماس، فضائیہ سکولز اینڈ کالجز اسلام آباد، نمیرہ مختار، آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز، راولپنڈی، مریم جمیلہ، آرمی پبلک سکولز اینڈ کالجز راولپنڈی

آئی پی سی ڈبلیو۔1۔ ممبران

ڈاکٹر محمد سہیل سرور، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، حکومت پنجاب، لاہور، زاہدہ بخش
ڈائریکٹریٹ آف کریکولم، اسسٹنٹ اینڈ ریسرچ، حکومت سندھ جامشورو، محمد زکریا، محکمہ تعلیم، گلگت بلتستان، صابر خان پائیزئی، ادارہ نصابیات و توسیعی تعلیم حکومت بلوچستان، کوئٹہ، فائزہ علی شاہ، بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ، تاج ولی خان، نظامت نصابیات و تربیت اساتذہ، حکومت خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد، راجہ محمد عارف خان، محکمہ تعلیم آزاد جموں و کشمیر، مظفر آباد

ڈیسک آفیسر

سہیل بن عزیز

انتظامیہ

نیشنل بک فاؤنڈیشن

TEST
EDITION

اشاعت اول۔ طباعت اول: مارچ 2024 | صفحات: 130 | تعداد: 174000

قیمت: -/215 روپے

کوڈ: STU-495، آئی ایس بی این: 978-969-37-1587-3

طابع: محمود برادرز پرنٹرز، راولپنڈی

نیشنل بک فاؤنڈیشن کی دیگر مطبوعات کے بارے میں معلومات کے لیے رابطہ کیجئے، ویب سائٹ: www.nbf.org.pk یا فون: 051-9261125
یا ای میل: books@nbf.org.pk، اور اس درسی کتاب کے بارے میں اپنی رائے دینے کے لیے ہمیں ای میل کیجئے: nbftextbooks@gmail.com

پیش لفظ

اُردو برائے جماعت نہم قومی نصاب ۲۳۔۲۰۲۲ء کے مطابق تیار کی گئی ہے۔ جماعت ہشتم کی سطح کے بعد زبان و بیان میں قدرے رفعت اور طرزِ بیان میں ادبیت کو اہمیت دی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ نظم و نثر اور زبان کے دیگر اصول و اسالیب کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا جاتا ہے۔ مشقی سلسلے میں بھی نصابی حاصلات کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، چنانچہ نویں جماعت کی درسی کتاب کی تیاری کے دوران ان پہلوؤں کو مدّ نظر رکھا گیا ہے۔ اس میں پاکستانی اُردو کے جدید تقاضوں کی طرف بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ جنھیں اگلی جماعتوں میں بہت حد تک پورا کیا جائے گا۔ خاص طور پر نثر کی مختلف اصناف، صحافتی اُردو، دفتری اُردو، عدالتی اُردو، سائنسی اور تکنیکی اُردو، کمپیوٹر اور موبائل فون کی زبان کے بہت سے ایسے پہلو ہیں، جن سے طلبہ کو روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ یاد رہے کہ ہمیں زبان کا استعمال سکھانا ہے۔ اساتذہ کو زیادہ زور اسی پہلو پر دینا ہوگا۔ خاص طور پر کمپیوٹر ٹیکنالوجی، موبائل فون اور ویب سائنٹس کے حوالے سے اُردو کو جو حیثیت حاصل ہے، اسے تدریس کا حصّہ بنانا ہوگا۔ یہ ذمہ داری اُردو کے اساتذہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے روزمرہ اسباق میں کس طرح سے ان پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ لائبریری سے طلبہ کے ربط و ضبط اور شوق کی ترویج کے لیے کہیں کہیں اضافی معلومات اور سرگرمیاں دی گئی ہیں۔ اس سلسلے میں بھی اساتذہ کی رہنمائی درکار ہوگی۔ اسباق، منظومات اور غزلیات کے آخر میں طلبا و طالبات کی رہنمائی کے لیے اضافی معلومات کی غرض سے مصنّفین اور شعرا کا مختصر تعارف بھی دے دیا گیا ہے اور اساتذہ کرام کی رہنمائی کے لیے سبق کے آغاز میں حاصلاتِ تعلّم بھی درج کر دیے گئے ہیں۔

معیار کی رفعت، تدریسی حاصلات، ذہنی رسائی اور اُسلوب کی پیروی ہمارا نصب العین ہے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن نے موثر تدریسی مراحل کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اور خصوصی کاوشیں بروئے کار لاتے ہوئے مواد اور مثالوں سے اس درسی کتاب کو شائع کیا ہے۔ اس ضمن میں تمام رفقا کی مساعی لائقِ تحسین ہیں۔

حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ کتاب غلطیوں سے پاک ہو۔ حکومتِ پاکستان کی ہدایات کے مطابق کتابوں میں اس بات کو بھی یقینی بنایا گیا ہے کہ مختلف حوالوں سے وزارتِ مذہبی امور کی جانب سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن جاری ہوتے رہے ہیں ان پر بھی مکمل طور پر عمل کیا جائے۔ ان کی روشنی میں درستی کر دی گئی ہے۔ تاہم پھر بھی آپ سے درخواست ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی قسم کی لسانی اور علمی نوعیت کی غلطیاں ملیں تو ہمیں ان سے آگاہ فرمائیں اور مزید بہتری کے لیے اپنی تجاویز پیش کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں ان کی درستی کی جاسکے۔ اس کے لیے ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

ڈاکٹر راجہ مظہر حمید

مینجنگ ڈائریکٹر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

فہرست اسباق

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
	حصہ نثر		
۱۔	اخلاقِ حسنہ (سیرت نگاری)	سید سلیمان ندوی	05
۲۔	کتبہ (افسانہ)	غلام عباس	12
۳۔	بھیڑیا (پشتو ادب۔ افسانہ)	فاروق سرور	22
۴۔	آرام و سکون (ڈراما)	امتیاز علی تاج	28
۵۔	کلیم اور مرزا ظاہر دار بیگ (ناول: توبۃ النصوح)	ڈپٹی نذیر احمد	37
۶۔	نام دیو مالی (خاکہ)	مولوی عبدالحق	46
۷۔	ابتدائی حساب، (طنز و مزاح)	ابن انشا	52
۸۔	لڑی میں پروئے ہوئے منظر (سفر نامہ)	رضا علی عابدی	61
۹۔	اپنی مدد آپ (مضمون)	سر سید احمد خان	68
	حصہ نظم		
۱۔	حمد	مظفر وارثی	76
۲۔	نعت	ظفر علی خان	80
۳۔	جاوید کے نام	علامہ اقبال	86
۴۔	محنت کی برکات	الطاف حسین حالی	90
۵۔	کرکٹ اور مشاعرہ (طنز و مزاح)	دلاور فگار	94
۶۔	پیامِ لطیف (سندھی زبان کی شاعری)، تعارف و انتخاب: پروفیسر امجد اقبال	مترجم شیخ ایاز	99
	حصہ غزل		
۷۔	فقیرانہ آئے صدا کر چلے	میر تقی میر	104
۸۔	سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا افسانہ کیا	خواجہ حیدر علی آتش	109
۹۔	غم ہے یا خوشی ہے تو	ناصر کاظمی	113
۱۰۔	کاش طوفاں میں سفینے کو اُتارا ہوتا	پروین فنا سید	117
	فرہنگ		121

1 اخلاقِ حسنہ

یہ سبق پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفتگو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر وغیرہ سُن کر عمدہ سامع کے طور پر تیز رفتار سماعت کا مظاہرہ کر سکیں۔
- ذرائع ابلاغ سے خبروں، ڈراموں اور فیچروں میں اٹھائے گئے اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی نکات وغیرہ سُن کر اہم نکات مع تبصرہ و تشریح بیان کر سکیں۔
- اخلاقی، معاشی، معاشرتی اور ثقافتی امور وغیرہ سے متعلق اپنی گفتگو میں موزوں الفاظ و تراکیب پر مشتمل روزمرہ اور بامحاورہ زبان استعمال کر سکیں۔
- لائبریری کی درجہ بندی اور فہرست کی ترتیب کو سمجھتے ہوئے اس کو استعمال کر سکیں۔
- مفہوم برقرار رکھتے ہوئے متفرق طریقوں سے عبارت یا جملوں میں تبدیلی کرتے ہوئے انھیں مزید آگے بڑھا سکیں۔
- مضمون نویسی کے مختلف انداز (بیانیہ، مدلل، بحثی اور تفصیلی) کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف موضوعات کو قلم بند کریں۔
- کسی بھی رسمی وغیر رسمی تحریر (کالم، خبر، رپورٹ، تبصرہ، تذکرہ، تجزیہ وغیرہ) کی جزئیات کو سمجھتے ہوئے اس پر تنقید و تبصرہ کر سکیں۔
- مختلف حروف (اضافت، شرط، استفہام، جار) کی نشان دہی کر سکیں۔

پڑھیں

عقائد اور عبادات کے بعد تعلیماتِ نبوی کی کتاب کا تیسرا باب اخلاق ہے۔ اخلاق سے مقصود باہم بندوں کے حقوق و فرائض کے وہ تعلقات ہیں جن کو ادا کرنا ہر انسان کے لیے مناسب بلکہ ضروری ہے۔ انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو اس کی ہر شے سے تھوڑا بہت اس کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی تعلق کے فرض کو بہ حُسن و خوبی انجام دینا اخلاق ہے، اس کے اپنے ماں باپ، اہل و عیال، عزیز و رشتہ دار، دوست و احباب سب سے تعلقات ہیں بلکہ ہر اُس انسان کے ساتھ اِس کا تعلق ہے جس سے وہ محلّہ، وطن، قومیت، جنسیت یا اور کسی نوع کا علاقہ رکھتا ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر حیوانات تک سے اس کے تعلقات ہیں اور ان تعلقات کے سبب سے اس پر کچھ فرائض عائد ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ دنیا کے سارے مذہبوں کی بنیاد اخلاق پر ہی ہے، چناں چہ اس عرصہ ہستی میں جس قدر پیغمبر اور مصلح آئے، سب کی یہی تعلیم رہی کہ سچ بولنا اچھا ہے اور جھوٹ بولنا بُرا ہے۔ انصاف بھلائی اور ظلم برائی ہے۔ خیرات، نیکی اور چوری بدی ہے لیکن مذہب کے دوسرے ابواب کی طرح اس باب میں بھی محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بعثت تکمیلی حیثیت رکھتی ہے، خود آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: میں حسنِ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ (مشکوٰۃ: ۵۰۹۶)

چناں چہ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے ساتھ ہی اس فرض کو انجام دینا شروع کر دیا۔ ابھی آپ ﷺ مکہ ہی میں تھے کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو اس نئے پیغمبر کے حالات اور تعلیمات کی تحقیق کے لیے مکہ بھیجا۔ انھوں نے واپس آکر اس کی نسبت اپنے بھائی کو جن الفاظ میں اطلاع دی وہ یہ تھے:

ترجمہ: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتا ہے۔

حبشہ کی ہجرت کے زمانے میں نجاشی نے جب مسلمانوں کو بلوا کر اسلام کی نسبت تحقیقات کیں، اس وقت حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے جو تقریر کی، اس کے چند فقرے یہ ہیں:

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا، زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے، اس اثنا میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا، اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خوں ریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ہمسایوں کو آرام دیں، عفیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔''

اسی طرح قیصر روم کے دربار میں ابو سفیان نے جو ابھی تک کافر تھے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصلاحی دعوت کا جو مختصر خاکہ کھینچا اس میں یہ تسلیم کیا کہ وہ خدا کی توحید اور عبادت کے ساتھ لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ ''وہ پاک دامنی اختیار کریں، سچ بولیں اور قرابت کا حق ادا کریں۔''

قرآن مجید نے جابجا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں یہ کہا ہے کہ:

ترجمہ: یہ پیغمبر اَن پڑھ جاہلوں کو پاک وصاف کرتا اور ان کو کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتا ہے۔

اسلام میں اخلاق کو جو اہمیت حاصل ہے، وہ اس سے ظاہر ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں جو دعا مانگتے تھے، اس کا ایک فقرہ یہ بھی ہوتا تھا:

ترجمہ: اور اے میرے خدا تو مجھ کو بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمائی کر، تیرے سوا کوئی بہتر سے بہتر اخلاق کی راہ نہیں دکھا سکتا اور برے اخلاق کو مجھ سے پھیر دے، اور ان کو نہیں پھیر سکتا لیکن تو۔

اسلام میں اخلاق ہی وہ معیار ہے جس سے باہم انسانوں میں درجے اور رتبے کا فرق نمایاں ہوتا ہے، فرمایا:

ترجمہ: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

ترجمہ: (قیامت کی) ترازو میں حسنِ خلق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہ ہوگی کہ حسنِ اخلاق والا اپنے حسنِ خلق سے ہمیشہ کے روزہ دار اور نمازی کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔

اس بشارت نے اخلاقِ حسنہ کی نعمت کو تمام انسانی نعمتوں سے بالاتر بنا دیا۔ ایک اور حدیث میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: اللہ کے بندوں میں اللہ کا سب سے پیارا وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

ان کے علاوہ کثرت سے ایسی حدیثیں ہیں جن میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ فلاں فلاں اوصاف واخلاق ایمان کے لوازم اور خصوصیات ہیں، جس قدر ان لوازم اور خصوصیات میں زیادتی اور کمی ہوگی گویا اسی قدر اس ایمان کے منشا میں زیادتی وکمی ہوگی، یعنی ہمارے یہ ظاہری اخلاق ہماری اندرونی ایمانی کیفیت کا معیار اور پیمانہ ہیں، ہمارے دل کے اندر کا ایمان ہمارے گھر کا چراغِ زیرِ دامن ہے جس کی چمک دمک اور روشنی کا اندازہ اس کی باہر نکلنے والی شعاعوں سے کیا جائے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ا۔ ایمان کی ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں جن میں سے ایک حیا ہے۔

۲۔ ایمان کی بہت سی شاخیں ہیں جن میں سب سے بڑھ کر توحید کا اقرار ہے اور سب سے کم درجہ یہ ہے کہ تم راستے سے کسی تکلیف کی چیز کو ہٹا دو تا کہ تمھارے دوسرے بھائی کو تکلیف نہ ہو۔

۳۔ جس میں یہ تین باتیں ہوں اس نے ایمان کا مزہ پایا: حق بات کے سامنے جھگڑنے سے باز رہنا، مزاحمت کے باوجود جھوٹ نہ بولنا اور یقین کرنا کہ جو کچھ پیش آیا وہ ہٹ نہیں سکتا تھا۔

۴۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔

۵۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہیں اور مومن وہ ہے جس پر لوگ اتنا بھروسہ کریں کہ اپنی جان و مال اس کی امانت میں دے دیں۔

۶۔ ایک شخص آکر پوچھتا ہے کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سا اسلام سب سے بہتر ہے، فرمایا: (بھوکوں کو) کھانا کھلانا اور جانے ان جانے ہر ایک کو سلامتی کی دعا دینا (سلام کرنا)

۷۔ ایک شخص پوچھتا ہے کہ اے خدا کے رسول ﷺ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اچھی بات بولنا اور کھانا کھلانا، پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا: صبر کرنا اور اخلاقی جواں مردی دکھانا۔

۸۔ مومن وہ ہے جو دوسروں سے الفت کرتا ہے اور جو نہ دوسرے سے الفت کرتا اور نہ کوئی اس سے الفت کرتا ہے، اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

۹۔ مومن نہ تو کسی پر طعن کرتا ہے نہ کسی کو بد دعا دیتا ہے اور نہ گالی دیتا ہے اور نہ بد زبان ہوتا ہے۔

۱۰۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر وہ ظلم کرے اور نہ اس کو گالی دے جو اپنے کسی بھائی کی مدد میں ہو گا خدا اس کی مدد میں ہو گا جو کسی مسلمان کی کسی مصیبت کو دُور کرے گا تو خدا اس کی مصیبت دُور فرمائے گا۔

۱۱۔ جو صاحب ایمان ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

۱۲۔ بے ایمان (منافق) کی پہچان تین ہے: بولے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو خلاف کرے، اس کو امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔

چوں کہ نبی اکرم ﷺ کا اُسوۂ حسنہ ہمارے لیے دنیا و آخرت میں کام یابی کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے، اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں آپ ﷺ کے ارشادات پر عمل کریں۔ (سیرت النبی ﷺ)

سید سلیمان ندوی

علامہ سید سلیمان ندوی نومبر 1884ء میں موضع دیسنہ ضلع عظیم آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد کا نام ابوالحسن تھا۔ حصولِ تعلیم کے لیے دار العلوم ندوۃ العلماء میں چلے گئے۔ اسی زمانے میں علامہ شبلی نعمانی نے مولانا ندوی صاحب کو اپنے حلقۂ تلمذ میں شامل کر لیا۔ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اسی ادارے سے وابستہ ہو گئے۔ سید صاحب نے کچھ عرصہ دار العلوم میں تدریسی خدمات انجام دیں جبکہ کچھ عرصہ تک "الہلال" میں مولانا ابوالکلام آزاد کے ساتھ کام کیا۔ اس کے بعد وہ دکن کالج پونا میں دو سال تک فارسی کے اسسٹنٹ پروفیسر رہے۔ 1941ء میں جب علامہ شبلی نعمانی کا انتقال ہوا تو سید صاحب دکن کالج پونا میں لیکچرار تھے۔ علامہ صاحب نے ان کو وصیت کی تھی کہ سب کام چھوڑ کر سیرۃ النبی ﷺ کی تکمیل اور اشاعت کا فرض ادا کریں۔ چنانچہ سید صاحب نے ملازمت ترک کر دی۔ سیرۃ النبی ﷺ کی تصنیف و تالیف کو بڑی خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا اس کی وجہ سے علمی دنیا میں ان کا نام دور دور تک مشہور ہو گیا۔ سیرت کی چھ جلدوں میں ابتدائی پونے دو جلدیں ان کے

استاد شبلی نعمانی کی ہیں جب کہ بقیہ سو اچار کتابیں انھوں نے خود مرتب کیں۔ سید سلیمان ندوی کو تاریخ اور ادب سے خاص لگاؤ تھا۔ انھوں نے سیرت، سوانح، مذہب زبان و ادب کے مسائل پر تحقیقی کام کیا اور ماہنامہ "معارف" جاری کیا اور اس کے ذریعے دین و ادب کی ٹھوس خدمت کی۔ 1950ء میں ندوی صاحب پاکستان آگئے اور کراچی میں آباد ہوئے۔ ندوی صاحب ایک بلند پایہ عالم، مورخ، مصنف اور مدبر تھے۔ ان کی تصانیف میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصہ سوم تا ششم، خطبات مدراس، عرب و ہند کے تعلقات، عربوں کی جہاز رانی، سیرت عائشہ، حیات شبلی، خیام اور نقوش سلیمان شامل ہیں۔ علامہ سلیمان ندوی کو شعر و سخن کا بھی شوق تھا۔ ان کا شعری مجموعہ "ارمغان سلیمان" کے عنوان سے شائع ہوا۔ ان کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے ان کو "نشان سپاس" سے نوازا۔ نومبر 1953ء کو مولانا دار فانی سے کوچ کر گئے اور مالک حقیقی سے جا ملے۔ مولانا کی آخری آرام گاہ اسلامیہ کالج کراچی کے عقب میں واقع ہے۔

مشق

۱۔ درست جواب کو منتخب کریں۔

i۔ ہر مذہب کی بنیاد کس چیز پر رکھی گئی ہے؟

الف۔ تصوف　ب۔ اقربا پروری　ج۔ اخلاق　د۔ مال و اسباب

ii۔ دنیا کی خوش حالی اور امن و امان کا دارومدار ہے:

الف۔ معاشی ترقی پر　ب۔ سیاسی ترقی پر　ج۔ سیاسی ترقی پر　د۔ اخلاقی ترقی پر

iii۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کو مکہ مکرمہ بھیجا تاکہ وہ:

الف۔ خانہ کعبہ کی صورتِ حال معلوم کرے۔　ب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو دیکھے

ج۔ اہل قریش کے رسم و رواج معلوم کرے۔　د۔ اخلاقِ حسنہ کی تعلیم حاصل کرے۔

iv۔ قیامت کے روز سب سے وزنی نیکی ہو گی:

الف۔ نماز　ب۔ اخلاق　ج۔ روزے۔　د۔ زکوٰۃ

v۔ ایک حدیث مبارکہ کے مطابق کامل مومن بننے کے لیے ضروری ہے کہ:

الف۔ جو اپنے لیے پسند کرے وہی دوسروں کے لیے۔　ب۔ ہمیشہ اپنے مہمانوں کی خاطر مدارت کرے۔

ج۔ کسی پر طعن نہ کرے اور بد دعا نہ دے۔　ج۔ دوسروں سے الفت رکھے اور گالی نہ دے۔

۲۔ سبق کے متن کے مطابق درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

الف۔ اخلاق کا مقصد کیا بیان کیا گیا ہے؟

ب۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں کیا تقریر کی؟

ج۔ ابو سفیان نے قیصر روم کے دربار میں کس چیز کا اعتراف کیا؟

د۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سب سے پیارا کون ہے؟

ہ۔ حضرت ابوذرؓ کے بھائی نے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا بتایا؟

و۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعثت کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

ز۔ بہ حیثیت مجموعی سید سلیمان ندوی کا اسلوبِ بیان کیسا ہے؟

۳۔ ایک طالب علم اونچی آواز میں روانی کے ساتھ درج ذیل اقتباس پڑھے۔ باقی طلبہ توجہ سے سنیں اور اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

"اے بادشاہ! ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہم سایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا، زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے، اس اثنا میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا، اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خوں ریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ہم سایوں کو آرام دیں، عفیف عورتوں پر بدنامی کا داغ نہ لگائیں۔"

۴۔ مصنف نے سبق کے کس حصے میں تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلاصہ بیان کیا ہے؟ اس خلاصے کے چند اہم نکات لکھیں۔

۵۔ لائبریری کی کتابوں کی درجہ بندی اور فہرست

لائبریری میں کتابوں کی درجہ بندی مختلف انداز سے کی جاتی ہے اور کسی بھی لائبریری کے لیے یہ درجہ بندی نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ کتابوں یا دیگر مواد کو کسی خاصیت کی بنا پر الگ الگ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے مختلف علوم کی کتب کو ایک خانے میں، مذہبی کتب، افسانوی، غیر افسانوی، شاعری کی کتب بھی الگ الگ خانوں میں رکھی جاتی ہیں۔ لائبریری میں موجود مصادر اور کتب کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

عمومی انسائیکلوپیڈیاز، لغات، سوانح عمریاں، حوالہ جاتی کتب، تحقیقی مقالات، رسائل واخبارات، نایاب کتابیں، فہارس، مخطوطات

❖ اپنے سکول کی لائبریری میں افسانوی اور غیر افسانوی کتابوں کی درجہ بندی کرتے ہوئے پچیس پچیس کتابوں کی فہرست تیار کریں۔

۶۔ مضمون نویسی:

اردو نثر میں مضمون کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ کسی موضوع پر اپنے افکار و خیالات اور جذبات کو مربوط اور مدلل انداز میں لکھنا اور اپنی رائے کا اظہار کرنا مضمون نویسی کہلاتا ہے۔ مضمون لکھتے وقت کچھ اصول و ضوابط کا خیال رکھنا پڑتا ہے جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے علمی، ادبی، سیاسی، مذہبی، سنجیدہ یا مزاحیہ موضوعات کا احاطہ تحریر میں لایا جا سکتا ہے۔ مضمون تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

(i)۔ تمہید یا تعارف (ii)۔ اصل مضمون/نفس مضمون/متن (iii)۔ اختتام یا ذاتی رائے

مضمون کئی زاویوں اور انداز سے لکھا جا سکتا ہے۔ دلیل والا مضمون: تحقیقاتی مواد، اعداد و شمار اور مضمون نگار کی ذاتی رائے پر مشتمل ہو گا۔ بڑے پیمانے پر کی گئی تحقیقات پر مشتمل اس مضمون کی زبان سیدھی سادی زبان استعمال ہوتی ہے۔ وضاحتی مضمون میں کسی موضوع پر وضاحت کے ساتھ غیر جانب داری کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ وضاحتی مضمون کا مقصد کسی موضوع پر رائے بنائے بغیر اس کا تجزیہ کرنا ہوتا ہے۔ یہ کسی خاص شعبے میں مضمون نگار کی مہارت کا اظہار ہوتا ہے۔

موازنہ اور تضاد مضمون دو پہلوؤں پر بحث کرتا ہے، مماثلت اور فرق کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔ اس مضمون میں ایک پیرا گراف مماثلت اور ایک پیرا گراف اختلاف پر بحث کے لیے مختص کیا جاتا ہے۔ وجہ اور اثر مضمون میں بتایا جاتا ہے کہ چیزیں اس طرح کیوں ہیں؛ وہ کیسے وقوع پذیر ہوئیں؛ اور آگے کیا

ہوگا۔اس قسم کا مضمون لکھتے وقت واقعات کے دو مجموعوں کے درمیان ایک منطقی تعلق پیدا کیا جاتا ہے۔

بیانیہ مضمون ایک کہانی بتاتا ہے اور عمومی طور پر ذاتی نوعیت کا ہوتا ہے۔ یہ مضمون باہمی تجربے کو پھیلانے کے لیے رقم کیا جاتا ہے۔اس مضمون نے مختلف قسم کے چیلنجز کی کھوج لگانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔وضاحتی مضمون ایک مختصر قسم کا مضمون ہوتا ہے اور عام طور پر ایک صفحے کو محیط ہوتا ہے۔ جہاں ادب، کتاب، ناول، افسانے، ڈرامے یا شاعری کی وضاحت کی جاتی ہے۔جب کہ تفصیلی مضمون میں کسی بھی موضوع پر حتی المقدور تمام تفصیلات لکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ان تفصیلات کو مختلف پیراگرافوں میں ایک مربوط انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔ بحثی مضمون میں مضمون نگار اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ وہ موضوع کے دو مقامات، پہلوؤں اور زاویوں سے آگاہ ہے۔

۷۔درج ذیل موضوعات پر تفصیلی مضمون تحریر کریں۔

الف۔بہترین طالب علم کے اوصاف

ب۔اچھے تعلیمی ادارے کی خصوصیات

۸۔اپنے دوست کو خط یا ای میل تحریر کریں جس میں اُسے اپنے ہاں مدعو کریں کہ وہ موسم گرما کی کچھ تعطیلات آپ کے ساتھ گزارے۔

۹۔ حروف کی اقسام

حروفِ اضافت:ایسے حروف جو ایک اسم کا تعلق دوسرے اسم سے ظاہر کریں۔ مثلاً: کا، کی کے

حروفِ استفہام:ایسے حروف جو سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: کیا، کون، کیوں

حروف بیان:ایسے حروف کسی وضاحت کے لیے استعمال کیے جائیں۔استاد نے کہا کہ سب کھڑے ہو جاؤ۔اس مثال میں ''کہ'' حرفِ بیان ہے۔

حروف جار:وہ حروف جو کسی اسم کو فعل سے ملاتے ہیں۔ مثلاً: کتاب میز پر رکھ دو۔اس مثال میں ''پر'' حرف جار ہے۔اسی طرح کو'' سے''تک نے ساتھ وغیرہ حروفِ جار ہیں۔

حروفِ شرط:

وہ حروف جو کسی شرط کے لیے استعمال ہوں۔ مثلاً: اگر محنت کروگے تو کامیابی ملے گی۔

اگر، اگرچہ، جب، جب تک، تاوقتیکہ، جوں ہی، حروف شرط ہیں۔

❖ درج ذیل حروف کی نشان دہی کریں۔

کی، جب تک، کہاں، کہ، کو، پر، اگر، کے

۱۱۔ مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے متفرق طریقوں سے عبارت یا جملوں میں تبدیلی کر کے مزید آگے بڑھانے کے لیے درج ذیل دو عبارات پڑھیں جن کا مفہوم ایک ہی ہے۔

عبارت ا:ایک آدمی نے پہاڑی سے گرتے ہوئے درخت کی ایک شاخ مضبوطی سے تھام لی اور موت کے خوف سے نہ چھوڑی لیکن سخت مایوسی کے عالم میں شاخ ہاتھ سے چھوٹ گئی۔خوش قسمتی سے نیچے پانی کی ایک ندی تھی جس میں گرنے سے اُسے بہت معمولی چوٹیں آئیں۔

عبارت ۲: ایک شخص رات کی تاریکی میں جنگل میں ایک پہاڑی رستے پہ سفر کر رہا تھا۔ اچانک پاؤں پھسلنے سے وہ بلندی سے گر پڑا۔ گرتے گرتے اُس نے ایک درخت کی شاخ پکڑلی۔ وہ شاخ کو کافی دیر تک تھامے لٹکا رہا کہ اگر شاخ چھوٹ گئی تو نیچے گر کر مر جاؤں گا۔ آخر جب کوئی چارہ نظر نہ آیا تو انتہائی مایوسی کے عالم میں شاخ چھوڑ دی۔ خوش بختی کی بات یہ رہی کہ اس درخت کے نیچے صاف شفاف پانی کی ایک ندی بہہ رہی تھی۔ وہ آدمی اس میں جا گرا۔ پانی میں گرنے کے باعث اُسے کوئی بڑی چوٹ نہ آئی اور وہ بچ گیا۔

سرگرمیاں

۱۔ اپنی پسند کے کسی مقامی اُردو اخبار میں سے کوئی رسمی و غیر رسمی تحریر (کالم، خبر، رپورٹ، تبصرہ، تذکرہ، تجزیہ) وغیرہ غور سے پڑھیں، اس کی جزئیات کو سمجھیں اور اپنے ساتھی طلبہ کے ساتھ مختلف زاویوں، پہلوؤں سے اس پر تنقید و تبصرہ کریں۔

۲۔ اپنے کسی پسندیدہ ٹی وی چینل پر کوئی ایسا پروگرام، ڈراما یا خبر وغیرہ دیکھیں سنیں جس میں کسی اخلاقی، معاشی، معاشرتی یا ثقافتی پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہو اس کے بعد درج ذیل جدول مکمل کریں۔

ٹی وی چینل کا نام	پروگرام کا نام	وقت اور تاریخ	پروگرام کی نوعیت			
			معاشی	معاشرتی	ادبی	اخلاقی

کوئی سے چار اہم نکات لکھیں۔

الف: .... ب: ....

ج: .... د: ....

آپ کی رائے: ....

۳۔ کلاس میں دو طلبہ ایک خاکے کی صورت میں "گاہک اور دکان دار بن کر" ایمان داری اور سچائی کے اخلاقی موضوع کو عملی نمونے کے طور پر پیش کریں۔ اس سلسلے میں اُستاد محترم/اُستانی صاحبہ سے رہنمائی بھی لی جاسکتی ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ کرام

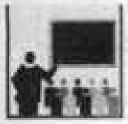

"سیرت النبی ﷺ" کی جلد اوّل کا تعارف کرائیں کیوں کہ وہ شبلی نعمانی کی تحریر کردہ ہے۔ "سیرت النبی ﷺ جلد اوّل پر استحسانی و تنقیدی گفتگو بھی کریں تاکہ طلبہ خود بھی کسی تحریر کے متعلق تنقیدی و استحسانی بحث میں حصّہ لے سکیں۔